مروجہ مالیاتی مفادات کی کمیٹیاں شریعت کے آئینہ میں

علامہ مولانا مفتی ضمیر احمد مرتضائی

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیا پرچی والی کمیٹی اور بولی والی کمیٹی لکی کمیٹی کی طرح ناجائز ہے یا نہیں ؟اور پرچی والی کمیٹی میں مالک کمیٹی (چیف کمیٹی) کا اپنے لیے پہلی ایک یا دو کمیٹیاں رکھنے کی شرط جائز ہے یا نہیں؟ السائل سید محسن رضا داروغہ والا، لاہور

الجواب بعون اللہ الوھاب

قرعہ اندازی کا ثبوت ہمیں قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وماکنت لدیھم اذیلقون اقلامھم ایھم یکفل مریم(آل عمران: ۴۴)

ترجمہ:''اورتم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں،،۔

فساھم فکان من المدحضین (الصفت: ۱۴۱)

ترجمہ:''قرعہ ڈالا تو وہ (جناب یونس علیہ السلام) دھکیلے ہوؤں میں ہوگئے،،۔

سوقرعہ اندازی اور پرچی کے ساتھ کمیٹی نکالنا ان نصوص کے پیش نظر مباح عمل ہے۔البتہ اس میں اگر کوئی شرط فاسد لگادی جائے تو فساد شرط سے اس عمل میں خرابی پیدا ہوگی تاہم یہ بذاتہ ناجائز نہیں ہے۔مثلا کمیٹی تاخیر سے دینے والے کو جرمانہ کرنا یا کمیٹی توڑنے کی صورت میں اداشدہ رقم ضبط کرنا یہ ناجائز ہے اور اگر ان شرائط سے پرچی والی کمیٹی خالی ہو تو جائز ہے۔یہاں اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ مالی جرمانہ کو اصطلاح فقہاء میں تعزیر بالمال کہتے ہیں اور تعزیر بالمال کے دو مطلب فقہاء کرام نے بیان فرمائے ہیں۔چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

رائیت الناس قدمالوا الی من عندہ مال ☆ ومن لاعندہ مال عنہ الناس قدمالوا

وافادفی البزازیة ان معنی التعزیر باخذالمال علی القول به امساک شئی من ماله عندمدة لینزجر ثم یعیده الحاکم الیه لاان یاخذه الحاکم لنفسه اولبیت المال کمایتوهم الظلمةاذلایجوز لاحدمن المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی وفی المجتبی لم یذکر کیفیة الاخذ واری ان یاخذهافیمسکها،فان ایس من توبته یصرفها الی مایری وفی شرح الاثار :التعزیر بالمال کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ .اه

ترجمہ:''علامہ ابن نجیم مصریؒ نے بحرالرائق میں بزازیہ سے یہ بات بیان فرمائی کہ''تعزیر بالمال کا معنی ہے شئی کو اس کے مال سے ایک مدت تک روکا جائے تا کہ اس سے کچھ ڈانٹ ڈپٹ ہوجائے پھر حاکم اس روکے ہوئے مال کو مالک کی طرف واپس لوٹادے، یہ معنی نہیں ہے کہ حاکم اس مال کو اپنے لیے یا بیت المال کے لیے ضبط کرے جیسا کہ ظالموں نے اس کا وہم کرلیا ہے کیونکہ مسلمانوں میں سے کسی ایک کے لیے جائز نہیں کہ بغیر سبب شرعی کے کسی کا مال لے،اور مجتبیٰ میں ہے کہ حاکم کا مال کو لینے کی کیفیت کا ذکر نہیں کیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ حاکم اس مال کو لے کر روک لے پھر اگر حاکم اس مجرم کی توبہ سے مایوس ہوچکا ہے تو مال کو جدھر بہتر سمجھتا ہے پھیردے۔،،اور شرح الآثار میں ہے:

''تعزیر بالمال ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا۔،،

(سوتعزیر بالمال کا معنی مال روکنا ہوتو جائز ہے اور مال پر قبضہ کرنا ہوتو ناجائز ہے۔)

(ردالمحتار علی الدرالمختار، ج:۶،ص:۹۸،مطبوعه المکتبةالحقانیه محله جنگی پشاور)

اوراعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ فرماتے ہیں:''مالی جرمانہ منسوخ ہوگیا اور منسوخ پرعمل حرام ہے،،۔

(فتاوی رضویہ،ج:۲۱،ص:۲۷۳مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ،لاہور)

لہٰذا تعزیر بالمال کا پہلا مطلب کہ مال کو روکنا،یہ جائز ہے اورامام ابویوسف علیہ الرحمہ کی روایت جواز کا محمل بھی یہی ہے اور دوسرا مطلب ہے کسی مجرم کے مال کو ضبط کرنا یہ ناجائز اور حرام ہے۔

یہاں تک یہ بات ثابت ہوگئی کہ پرچی والی کمیٹی میں ناجائز شرط کا وجود نہ ہوتو یہ جائز ہے اور یہ لکی کمیٹی اور بولی والی کمیٹی کی طرح ناجائز نہیں۔اب رہ گیا دوسرا مسئلہ کہ پرچی والی کمیٹی میں مالک کمیٹی کا اپنے

لیے پہلی کمیٹی رکھنا تو اس بارے میں یہ سمجھ لیا جائے کہ کمیٹی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون ہوتا ہے اور اس ماہانہ معاونت میں کسی ایک بندہ کا انتخاب کیا جاتا ہے اور یہ انتخاب باہمی رضامندی کے تحت ہوتا ہے اور اس باہمی رضامندی کا ایک ذریعہ پرچی اور قرعہ اندازی ہے۔ سو اصل پرچی کا مقصد کسی ایک ممبر کے بارے باہمی رضامندی کا حصول ہوا تو جس طرح باہمی رضامندی کا حصول قرعہ اندازی سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح قرعہ اندازی کے بغیر بھی حصول ممکن ہے۔

جب حصول رضا ایک عام ممبر کے لیے ممکن ہے تو مالک کمیٹی کے لیے بطریق اولی ممکن ہے اور تمام ممبران کمیٹی پرچی والی کمیٹی میں ایسی شرط کو مالک کمیٹی کے حق میں اس واسطے قبول کرتے ہیں کہ ان کے سامنے کمیٹی اکٹھی کرنا اور ان روپوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری ایسے پریشان کن امور ہوتے ہیں۔ سو مالک کمیٹی کا اپنے حق میں باہمی رضامندی قبول کروانے کی شرط رکھوانا دراصل ممبران کمیٹی سے اپنے لیے معاونت میں ترجیح دلوانا ہے اور وجہ ترجیح یہاں مالک کمیٹی (چیف کمیٹی) کا کمیٹی جمع کرنے کی مشقت اور پیسوں کو سنبھالنے کی صعوبت ودشواری ہے۔ سو پرچی والی کمیٹی شرائط صحیحہ کے ساتھ جائز ہے جبکہ لکی کمیٹی اور بولی والی کمیٹی باعتبار اصل ہی ناجائز ہے۔ اللہ تعالی مصطفی کریم ﷺ کے صدقہ لقمہ حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ سید المرسلین ﷺ واللہ اعلم بالصواب۔

صورت مسئولہ میں بولی والی کمیٹی کے بارے دریافت کیا گیا ہے حکم شرعی سے قبل بولی والی کمیٹی کی صورت سمجھ لی جائے تاکہ مسئلہ میں وجوہ حرمت باآسانی سمجھ آسکیں۔

بولی والی کمیٹی کی صورت

بولی والی کمیٹی کی صورت سمجھنے سے پہلے تمہیداً چند باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

۱۔ بولی والی کمیٹی میں پہلی کمیٹی مالک کی ہوتی ہے اور وہ پوری کمیٹی وصول کرتا ہے۔ اسی طرح جو ممبر آخری کمیٹی لیتا ہے اسے کمیٹی مکمل ملتی ہے۔

۲۔ بولی والی کمیٹی میں جس کی کمیٹی نکل آتی ہے تو مالک کمیٹی کو اختیار ہوتا ہے کہ احتیاط کے پیش نظر ممبر کمیٹی کو کمیٹی دینے سے پہلے کمیٹی کی بقایا رقم کا چیک یا اتنی مالیت کی کوئی چیز اپنے پاس بطور رہن رکھ لیتا ہے تاکہ کسی بھی نازیبا معاملات سے نمٹنے میں دشواری نہ ہو۔

۳۔کمیٹی ممبران میں سے جوکوئی کمیٹی توڑ دے تواس کی رقم کمیٹی ختم ہونے تک ضبط رہتی ہے آخری کمیٹی کے بعد مالک کمیٹی، کمیٹی توڑنے والے ممبر کی ضبط شدہ رقم بازیاب کر دیتا ہے اور کبھی ضبط شدہ رقم سے کچھ روپے بطور جرمانہ رکھ لیے جاتے ہیں۔

ان امور کو سمجھنے کے بعد بولی والی کمیٹی کی صورت ملاحظہ ہو' بولی والی کمیٹی اگر مثلاً آٹھ لاکھ روپے کی ہے اور کل ممبر کی تعداد چالیس ہے اور ہر ماہ کمیٹی کی بولی ہوتی ہوتو ہر ممبر کمیٹی کو ماہانہ بیس ہزار دینا پڑے گا۔پہلی کمیٹی پہلے ممبر یعنی مالک کمیٹی کو آٹھ لاکھ روپے پوری کمیٹی کی صورت میں مل گئی۔جب دوسری کمیٹی کی باری آئی تو کمیٹی کی بولی شروع ہوگئی، بولی لگاتے وقت تمام ممبران کمیٹی اکٹھے بیٹھ جاتے ہیں اور مالک کمیٹی بولی شروع اس طرح کرتا ہے،تقریباً پچاس ہزار کے نقصان پر کمیٹی شروع کرتے ہوئے کہتا ہے۔

''پچاس ہزار،، جی!پچاس ہزار، پچاس ہزار ایک اتنے میں ایک اور ممبر کمیٹی بولتا ہے ساٹھ ہزار، مالک کمیٹی اس ممبر کی طرف سے بولی لگاتا ہوا کہتا ہے، ساتھ ہزار، ساٹھ ہزار ایک، ساٹھ ہزار دو۔اتنے میں ایک اور ممبر کمیٹی''ستر ہزار،، بولتا ہے مالک کمیٹی اس ممبر کی طرف سے بولی لگاتا جاتا ہے۔بولی میں جتنے پیسے بولے جائیں گے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ آٹھ لاکھ روپے میں سے اتنے پیسے کم ہوجائیں گے اسی طرح ایک اور ممبر کمیٹی''اسی ہزار،، کی بولی لگاتا ہے مالک کمیٹی اس ممبر کی بولی کو بولتا ہے پھر اسی طرح کہتا جاتا ہے''اسی ہزار،، اسی ہزار ایک، اسی ہزار دو، اسی ہزار تین، اب جس ممبر نے''اسی ہزار،، بولا تھا یہ کمیٹی اس کی نکل گئی اور اس کے آٹھ لاکھ میں سے اسی ہزار کم ہوگئے پھر اکثر یہ ہوتا ہے کہ جس ممبر کی کمیٹی نکلتی ہے اس کی طرف سے باقی ممبران کو مالک کمیٹی مٹھائی اور بوتلیں کھلاتا پلاتا ہے، مٹھائی اور بوتلوں کا خرچہ خواہ ایک ہزار نکال لیں یا دو ہزار نکال لیں یہ رواج کے مطابق معاملہ ہوتا ہے لیکن یہ سارا خرچہ جس ممبر کی کمیٹی نکلی ہے اس کے اسی ہزار کے علاوہ بقیہ رقم سے لیا جاتا ہے۔ہم نے تو آپ کے سامنے صرف اسی ہزار روپے تک صورت پیش کی ہے عموماً ایسی کمیٹی کی بولیاں ایک دولاکھ سے بھی اوپر ہوتی ہیں۔پھر کمیٹی میں جتنا نقصان رونما ہوتا ہے وہ آئندہ کمیٹی کے تمام ممبران میں برابر برابر تقسیم کر دیا جاتا ہے مثلاً اسی ہزار روپے کے نقصان پر بولی جانے والی کمیٹی ہوتو آئندہ ماہانہ کمیٹی میں چالیس ممبروں میں سے ہر ممبر کو بیس ہزار روپیہ نہیں دینا پڑے گا بلکہ بیس ہزار میں سے دو ہزار کم اٹھارہ ہزار روپے دینا پڑیں گے

اور یہ جو دو ہزار روپے کم ہوئے وہ اسی ہزار کے نقصان پر اٹھائی جانے والی کمیٹی ہے۔ پھر اسی طریقہ کار پر آنے والی کمیٹیوں میں بولی زیادہ لگانے والے کی کمیٹی نکلے گی چونکہ زیادہ بولی لگانے کا مطلب ہے زیادہ نقصان اٹھا کر کمیٹی وصول کرنا۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مالک کمیٹی نقصان کو بڑھانے کے لیے زیادہ بولی لگانے کے لیے خفیہ طور پر بندوں کو مقرر کرتا ہے جو دوران کمیٹی، مالک کمیٹی کے اشاروں کو بھانپتے ہوئے مناسب صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے موقعہ بہ موقعہ بولی چڑھاتے جاتے ہیں چونکہ یہ ممبران کمیٹی میں سے ہی افراد ہوتے ہیں اس واسطے انہیں روکا بھی نہیں جاسکتا اور اگر یہ خفیہ افراد نہ ہوں تو مالک کمیٹی ایک سے زائد کمیٹی کی صورت میں خود ممبر کمیٹی کے ساتھ بولی بڑھانے کا مقابلہ کرتا ہے عموما ایسا اس وقت ہوتا ہے جب مالک کمیٹی کو علم ہو جائے کہ کمیٹی کو فلاں ممبر نے مجبوری کی وجہ سے ہر حالت میں اٹھانا ہے۔ اب بقیہ نکلنے والی کمیٹیوں کے اندر کتنا نقصان رونما ہوتا ہے اس کا کسی کو علم نہیں لیکن اس میں ہر ممبر کی یہی تمنا ہوتی ہے کہ کمیٹی کی بولی زیادہ سے زیادہ بڑھ جائے تاکہ ممبران کمیٹی کو فائدہ ہو جائے۔ صورت مستفسرہ میں اس وضاحت کے بعد حکم شرعی واضح ہو گیا کہ بولی والی کمیٹی میں پائی جانے والی خرابیاں سود، جوا اور غرر دھوکہ ہے۔

بولی والی کمیٹی میں سود کا وجود

یہ بات تو واضح ہے کہ کمیٹیوں کے اندر جو ماہانہ کمیٹی دی جاتی ہے یہ سب کی طرف سے قرض ہوتا ہے جو مشترکہ طور پر ایک دوسرے کی معاونت کے لیے دیا جاتا ہے۔ جب یہ واضح ہو گیا کہ بولی والی کمیٹی میں تمام کمیٹیاں قرض کی ہوتی ہیں۔ تو جب ایک ممبر نقصان پر کمیٹی کو اٹھاتا ہے تو اس سے بقایا ممبران کو فائدہ دیا جاتا ہے یہ فائدہ اور نفع چونکہ قرض پر ہے اور ہر قرض دے کر اس پر نفع لینا حرام اور سود ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

كل قرض جر منفعة فهو ربا۔ ''ہر وہ قرض جو نفع کھینچے وہ سود ہے''۔

(كنز العمال رقم الحديث ۱۵۵۱۶ جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

لہذا بولی والی کمیٹی میں سود ہے اور سود حرام ہے۔ سود کی حرمت قرآن وحدیث میں بہت زیادہ وارد ہوئی

ہے۔ارشاد ربانی ہے:

''اے ایمان والو!اللہ تعالی سے ڈرواور باقی بچے ہوئے سود کو چھوڑ دو(اور سچی توبہ کرلو)اگر تم مومن ہو۔سواگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ سن لو،،۔ (البقرۃ:۲۷۸)

امام ابن ماجہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے معراج کرائی گئی مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سے گزارا گیا جن کے پیٹ کوٹھڑیوں کی طرح تھے ان کے پیٹوں میں باہر سے سانپ دکھائی دے رہے تھے۔میں نے پوچھا:اے جبریل!''یہ کون ہیں؟،،عرض کی:''یہ لوگ سود کھانے والے ہیں،،۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اورروایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سود کے ستر گناہ ہیں اوران میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔،،۔(سنن ابن ماجہ،ص:۱۶۴،۱۶۵،مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

بولی والی کمیٹی میں غرر(دھوکہ)

غرر کی تشریح کرتے ہوئے شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

الغرر ما یکون مستور العاقبة.

ترجمہ:''غرر(دھوکہ)اس شئی کو کہتے ہیں جس کا انجام پوشیدہ ہو۔،،

(المبسوط ،ج:۱۲،ص:۱۹۴،مطبوعہ دارالمعرفۃبیروت ۱۴۱۴ھ،۱۹۹۳ء)

امام کاسانی علیہ الرحمہ''غرر،،کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الغرر هو الخطر الذی استوفی فیه طرف الوجود والعدم بمنزلة الشک۔

ترجمہ:''غرروہ خطر پر مبنی ایسے معاملے کو کہتے ہیں جس میں وجود وعدم کی دونوں طرفیں درجہ شک کی طرح برابر ہوں۔،،

بدائع الصنائع ،ج:۴،ص:۲۶۳مطبوعه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

اس وضاحت کے بعد بولی والی کمیٹی کی صورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات سمجھ آجائے گی کہ بولی والی

کمیٹی میں ہر ممبر کو پیسوں کی ادائیگی کا تخمینہ تو ہوسکتا ہے لیکن یقین سے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ ہم اتنے پیسے دیں گے اور اتنے واپس لیں گے۔اس بولی والی کمیٹی کا جب انجام پوشیدہ ہے تو یہ معاملہ غرر ٹھہرا، جس کے ناجائز ہونے پر نصوص شرعیہ وارد ہیں۔چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل .(البقرة:۱۸۸)

ترجمہ:''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ۔،،

علامہ ابن عربی علیہ الرحمہ ''ناحق طریقے سے کھانے پر،، گفتگو فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

ولا تخرج عن ثلاثةاقسام وھی الربا والاکل بالباطل والغرر ویرجع الغرر بالتحقیق الی الباطل فیکون قسمین .

اور تمام ناجائز معاملات تین قسم سے باہر نہیں ہیں اور وہ تین قسمیں ہیں۔

(۱)سود(۲)ناحق طریقے سے کھانا(۳)غرر(دھوکہ)

اور تحقیقی بات یہی ہے کہ غرر بھی ''اکل باطل،، یعنی ناحق طریقے سے مال کو کھانے کی قسم میں داخل ہے تو اس طرح کل ناجائز معاملات کی دو قسمیں ہوگئیں۔

(۱)سود(۲)ناحق طریقے سے مال کھانا۔

(احکام القرآن لابن عربی ،ج:۱،ص :۲۴۴ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)

صحیح مسلم،سنن ابوداؤد،سنن ترمذی ،سنن ابن ماجہ میں جناب ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کنکری مار کر بیع کرنے اور غرر کی بیع سے منع فرمایا۔

(صحیح مسلم ،کتاب البیوع ،باب بطلان بیع الحصاة والبیع الذی فیہ غرر،ج:۲،ص :۲،رقم الحدیث :۳۶۹۱،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ ،کراچی)(سنن ابوداؤد باب فی بیع الغرر رقم الحدیث :۳۲۳۷)(مطبوعہ داراحیاء السنة النبویة بیروت)(جامع الترمذی ،البیوع ،رقم الحدیث :۱۲۳۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)(سنن ابن ماجہ،کتاب التجارات ،رقم الحدیث :۲۱۹۴ مطبوعہ شرکة الطباعة العربیة الریاض)

بولی والی کمیٹی میں جواء کا وجود

میر سید شریف جرجانی علیہ الرحمہ جواء کی تعریف لکھتے ہیں:

كل لعب يشتر طرفيه غالبامن المتغالبين شيئا من المغلوب.

ترجمہ: ''ہر وہ کھیل جس میں شرط لگائی جائے کہ مغلوب کی کوئی چیز غالب کو دے دی جائے گی۔''

(العتريفات للجرجاني ،ص : ٢٦ ،مطبوعه دار المنار للطباعة والنشر)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ جواء کی تعریف اور حکم واضح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

ان القمار من القمر الذى يزداد تارة وينقص اخرى وسمى القمار قمارا لان كل واحد من المقامرين ممن يجوز ان يذهب ماله الى صاحبه ويجوز ان يستفيد من مال صاحبه وهو حرام بالنص.

ترجمہ: ''یعنی قمار کا لفظ قمر (چاند) سے لیا گیا ہے چونکہ چاند بھی کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے اور قمار (جواء) کو قمار بھی اسی لیے کہتے ہیں کہ جواء لگانے والے فریقین میں سے ہر ایک کے بارے احتمال ہوتا ہے کہ ایک فریق کا مال دوسرا لے جائے اور دوسرا فریق پہلے کا مال حاصل کرلے (جس سے ہر فریق کا مال کم اور زیادہ ہونے کا احتمال ہے) اور یہ جواء نص قطعی کی وجہ سے حرام ہے۔'' **(فتاوی شامی جلد ۹ ،صفحه ٦٦٥ ،المكتبة الحقانيه پشاور)**

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ قمار (جواء) کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اللہ عزوجل مسلمانوں کو شیطان کے فریب سے بچائے۔ آمین! اس اجمال کی تفصیل مجمل یہ کہ حقیقت دیکھئے تو معاملہ مذکورہ بنظر مقاصد ٹکٹ فروش وٹکٹ خراں ہرگز بیع وشرائع وغیرہ کوئی عقد شرعی نہیں بلکہ صرف طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے''۔

(فتاوی رضویہ، ج:۱۷، ص:۳۳۰، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

مختلف الفاظ میں ہمارے سامنے قمار (جواء) کی تعریف سامنے آگئی کہ ''امر موہوم پر پانسا ڈالنا یا ایک فریق کا دوسرے فریق کے مال کو بطریق احتمال حاصل کرنا یا شرط لگائی جائے کہ غالب کو مغلوب کی کوئی چیز دی جائے گی''۔

كم عاقل عاقل اعيت مذاهبه ......☆...... وجاهل جاهل تلقاه مرزوقا

ان تعریفات قمار کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ بولی والی کمیٹی میں کمیٹی کے ممبران ایک دوسرے کے فریق ہیں ان میں نقصان اٹھانے والا مغلوب اور فائدہ اٹھانے والا غالب ہے اگرچہ بہ ظاہر اس کا عکس ہے اور ان فریقوں میں سے ہر ایک فریق دوسرے کے نقصان پر فائدہ اٹھانے کی امید میں ہوتا ہے اور یہ تو واضح ہے کہ اس میں ہر فرد اپنے روپے داؤ پر لگاتا ہے کہ میں نقصان کم اٹھاؤں اور نفع زیادہ لے لوں۔تو اس میں ملک کو خطرہ پر معلق کرنا پایا جارہا ہے جبکہ مال بھی جانبین سے ہے۔اس وضاحت کو جواء کی جامع ومانع تعریف کے مطابق رکھتے ہوئے یوں کہا جائے گا''بولی والی کمیٹی کے فریقین میں سے ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ کمیٹی اٹھائے جانے اور نقصان برداشت کرنے کے غیر یقینی امر کے مقابلہ میں نقصان اٹھانے والے مغلوب کا مال بقیہ غالب رہنے والوں کو دے دینا جواء کہلاتا ہے۔''اور جواء حرام ہے جس کی حرمت پر قرآن وحدیث گواہ ہیں۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

یسئلونک عن الخمر والمیسر ط قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما(بقرۃ:۲۱۹)

ترجمہ:''لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟آپ کہہ دیجیے ان دونوں چیزوں میں بڑا گناہ ہے اور کچھ اس میں (دنیاوی) منافع بھی ہیں لیکن ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے کہیں زیادہ ہے۔''

یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون (مائدہ:۹۰،۹۱)

ترجمہ:''اے ایمان والو!شراب،جواء،بت اور پانسے (فال نکالنے والے تیر) یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے کیا تم ان چیزوں

سے باز آنے والے ہو۔،،

اس آیہ کریمہ کے شان نزول کو مسند احمد بن حنبل میں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے مدینہ طیبہ میں شراب اور جواء کے متعلق دریافت کیا تو یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

(مسند احمد، ج:۲،ص:۳۵۱،مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت)

امام ابوداؤد اپنی سند کے ساتھ ''جواء کی حرمت کے متعلق،، فرماتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انگور کی شراب، جوئے ،طبل اور جوار کی شراب سے منع فرمایا ہے۔،، (ابوداؤد ج:۲،ص:۱۶۳،مطبوعہ مطبعہ مجتبائی پاکستان لاھور)

اس کے علاوہ جواء کی حرمت پر کئی ایک احادیث وارد ہیں اور یہ بھی مقام توجہ ہے کہ جواء کا ذکر قرآن مجید میں شراب اور بت پرستی ایسے بڑے بڑے گناہوں کے ساتھ ہورہا ہے اور ہم اس کو اپنانے میں ذرا بھر بھی دریغ نہیں کرتے۔

اگر بولی والی کمیٹی میں ناجائز شرائط مثلاً کمیٹی نہ دینے پر ادا کی گئی رقم کو ضبط کر لینا وغیرہ امور پائے جائیں یا مالی جرمانہ وصول کرنا پایا جائے تو یہ امور غیر شرعیہ مذکورہ بالاحرام کی تینوں وجوہ سے ہٹ کر ہوں گے۔لیکن ابھی تک ہمارے سامنے بوالی والی کمیٹی کی صورتوں میں یہ تین وجوہ حرمت آئی ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حلال لقمہ کھانے اور اسی پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ واللہ اعلم بالصواب۔)

بچوں کے لئے آسان سوال وجواب کی صورت میں ایک خوبصورت گلدستۂ معلومات

چار کتابوں کا انعامی سیٹ

مختصر نصابِ قرآن☆مختصر نصابِ حدیث☆مختصر نصابِ فقہ ☆مختصر نصابِ سیرت

ترتیب وپیشکش: پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز .... ناشر: اسکالرز اکیڈمی کراچی

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضویہ آرام باغ......مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی......ضیاءالقرآن اردو بازار کراچی

لایلدغ المومن من جحر مرتین، عاقل یک بار فریب می خورد، مومن از یک سوراخ دو بار گزیدہ نمی شود